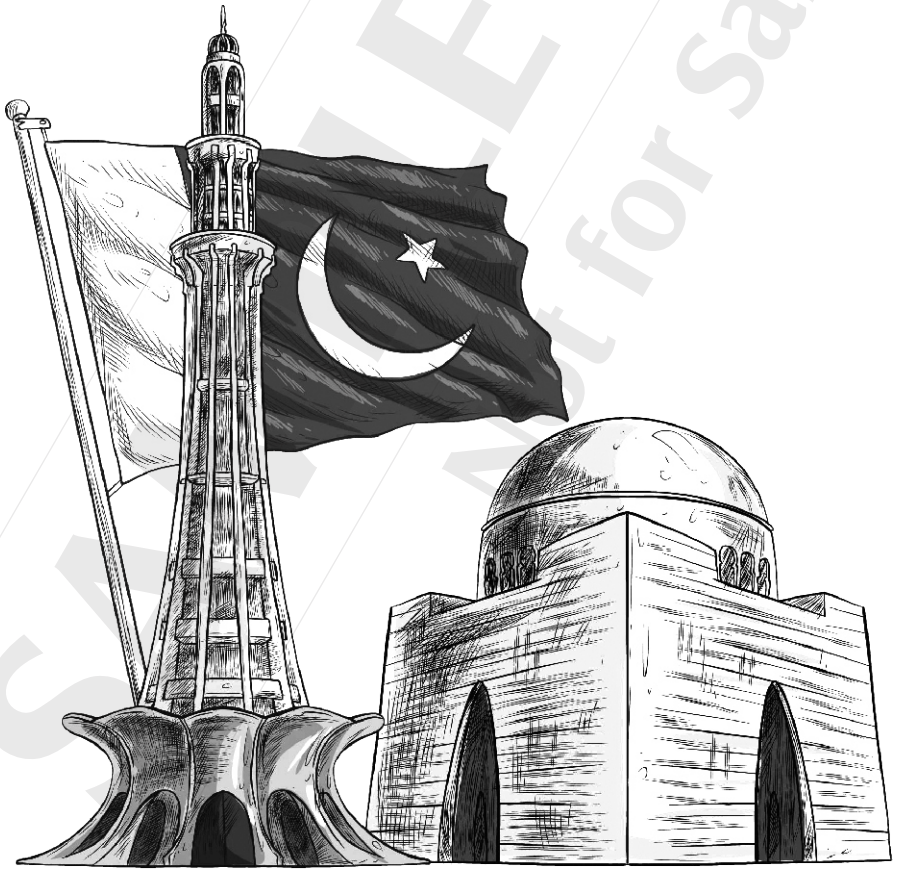
یونیک نوٹس

مطالعۂ پاکستان



SAMPLE COPY
Not for sale

یونیک نوٹس مطالعۂ پاکستان جماعت بارھویں

جملہ حقوق بحق یونیک پبلی کیشنز (ناشر) محفوظ ہیں
©۲۰۱۱، یونیک پبلی کیشنز

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یونیک پبلی کیشنز (ناشر) کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر
اس کتاب کے کسی حصہ کی نقل، اشاعت یا منتقلی، اور بازیافت کے کسی نظام (کمپیوٹر وغیرہ) میں
کسی قسم کی خازنیت یا تحفیظ کسی بھی طریقہ سے، کسی بھی شکل میں نہیں کی جاسکتی۔

مضمون : مطالعۂ پاکستان
جماعت : بارھویں
ناشر : یونیک پبلی کیشنز
کمپوزنگ : یونیک پبلی کیشنز (کمپوزنگ سیکشن)

SAMPLE COPY
Not for sale

باب: 1

اسلام اور پاکستان

ISLAM AND PAKISTAN

کثیر الانتخابی مشقی سوالات

1۔ قرارداد مقاصد 1949ء پیش کرنے والے وزیر اعظم کا نام ہے: 12901001

(الف) خواجہ ناظم الدین (ب) محمد علی بوگرہ (ج) چودھری محمد علی (د) لیاقت علی خاں

2۔ برصغیر پاک و ہند میں جداگانہ انتخابات کا مطالبہ سب سے پہلے کیا: 12901002

(الف) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے (ب) سر سید احمد خاں نے

(ج) چودھری رحمت علی نے (د) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے

3۔ قرارداد لاہور پیش ہوئی: 12901003

(الف) 1930ء میں (ب) 1935ء میں (ج) 1940ء میں (د) 1945ء میں

4۔ عدل کے لفظی معنی ہیں: 12901004

(الف) پرامن اور خوشحال معاشرہ (ب) اجتماعی بہتری

(ج) کردار کی تعمیر و تشکیل (د) کسی صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا

5۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1930ء میں اپنا مشہور صدارتی خطبہ دیا: 12901005

(الف) دہلی میں (ب) لاہور میں (ج) کراچی میں (د) الہ آباد میں

6۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے قوم کو صوبائی تعصّبات سے گریز کرنے کی تلقین کی: 12901006

(الف) جولائی 1946ء میں (ب) فروری 1947ء میں (ج) ستمبر 1947ء میں (د) مارچ 1948ء میں

7۔ ''اے لوگو! بے شک تمہارا رب بھی ایک ہے، تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے''۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: 12901007

(الف) نبوت کے فوراً بعد (ب) ہجرت مدینہ کے موقع پر

(ج) حجۃ الوداع کے موقع پر (د) صلح حدیبیہ کے موقع پر

SAMPLE COPY Not for Sale

8۔ ''اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے''۔ جس سورۃ میں فرمایا: 12901008

(الف) البقرہ (ب) آل عمران (ج) النساء (د) المائدہ

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

9۔ اسلامی نظریہ کا ماخذ ہے : 12901009

(الف) شریعت اسلامی (ب) تاریخ (ج) رسوم ورواج (د) روایات

10۔ ''ایسا راستہ جس کی پیروی کی جائے'' کہلاتا ہے: 12901010

(الف) صفت (ب) عادت (ج) رسم (د) سنت

11۔ سنت اصطلاح ہے: 12901011

(الف) فارسی زبان کی (ب) عربی زبان کی (ج) اردو زبان کی (د) ہندی زبان کی

12۔ مسلم راہ نماؤں نے لارڈ منٹو سے شملہ کے مقام پر ملاقات کی: 12901012

(الف) 1904ء میں (ب) 1905ء میں (ج) 1906ء میں (د) 1907ء میں

13۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے الہ آباد میں اپنا مشہور صدارتی خطبہ دیا: 12901013

(الف) 1929ء میں (ب) 1930ء میں (ج) 1931ء میں (د) 1932ء میں

14۔ قرارداد لاہور کی صدارت کی: 12901014

(الف) مولوی فضل الحق نے (ب) لیاقت علی خاں نے (ج) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے (د) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے

15۔ قرارداد لاہور کو کہا جاتا ہے: 12901015

(الف) قرارداد پاکستان (ب) قرارداد وطن (ج) قرارداد مسلم (د) قرارداد مقاصد

16۔ قانون الٰہی کی اصل بنیاد ہے: 12901016

(الف) تجارت (ب) عدل وانصاف (ج) سیاست (د) معیشت

17۔ ''بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے''۔ کس سورۃ میں فرمایا گیا ہے؟ 12901017

(الف) الاخلاص میں (ب) الناس میں (ج) الکافرون میں (د) المائدہ میں

18۔ اردو ہندی تنازعہ جس سال رونما ہوا: 12901018

(الف) 1865ء میں (ب) 1866ء میں (ج) 1867ء میں (د) 1868ء میں

SAMPLE COPY Not for sale

19۔ ''بے شک اہل ایمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔ جس سورۃ مبارک میں فرمایا گیا، اس کا نام ہے: 12901019
(الف) آل عمران (ب) الانفال (ج) الفرقان (د) الحجرات

20۔ ''آپس میں کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے سے منھ نہ پھیرو اور سب بھائی بھائی بن جاؤ''۔ یہ فرمان ہے: 12901020
(الف) آثار صحابہ (ب) قرآنی آیت (ج) روایت (د) حدیث مبارکہ

21۔ ''دین میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو چکی ہے''۔ سورہ البقرہ کی جس آیت کا ترجمہ ہے: 12901021
(الف) 256 (ب) 200 (ج) 190 (د) 240

22۔ دنیا میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی: 12901022
(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ منورہ میں (ج) فلسطین میں (د) پاکستان میں

23۔ اسلامی فلاحی مملکت میں ریاست کا سربراہ عوام کا ہوتا ہے: 12901023
(الف) خادم (ب) حاکم (ج) محافظ (د) معالج

24۔ روٹی، کپڑا، مکان کو کہا جاتا ہے: 12901024
(الف) بنیادی مطالبات (ب) بنیادی ضروریات (ج) بنیادی سہولیات (د) بنیادی خواہشات

25۔ عدلیہ آزاد ہوتی ہے: 12901025
(الف) قانونی اثرات سے (ب) انتظامیہ کے اثرات سے (ج) سماجی اثرات سے (د) سیاسی اثرات سے

26۔ ''لوگو! اگر میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی کام کروں تو میری پیروی نہ کرنا بلکہ مجھے منصب سے ہٹا دینا''۔ یہ فرمایا تھا: 12901026
(الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (د) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

27۔ ''پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا شخص مسلمان ہوا تھا''۔ یہ فرمان ہے: 12901027
(الف) سرسید احمد خاں کا (ب) چودھری رحمت علی کا
(ج) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا (د) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

28۔ قرارداد پاکستان منظور ہوئی: 12901028
(الف) کراچی میں (ب) لاہور میں (ج) ڈھاکہ میں (د) پشاور میں

29۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں خطاب کیا: 12901029
(الف) 1941ء میں (ب) 1942ء میں (ج) 1943ء میں (د) 1944ء میں

30۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے 21 مارچ 1948ء کو خطاب فرمایا: 12901030
(الف) لاہور میں (ب) ڈھاکہ میں (ج) کراچی میں (د) کوئٹہ میں

SAMPLE COPY
Not for Sale

31۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی: 12901031

(الف) 1938ء میں (ب) 1939ء میں (ج) 1940ء میں (د) 1941ء میں

32۔ پاکستان کا نام تجویز کیا: 12901032

(الف) ظفر علی خاں نے (ب) چودھری رحمت علی نے (ج) لیاقت علی خاں نے (د) حسرت موہانی نے

33۔ اسلام انسانوں کے درمیان علم بردار ہے : 12901033

(الف) اصلاح کا (ب) تجدید کا (ج) مساوات کا (د) تجارت کا

34۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم تھے: 12901034

(الف) خواجہ ناظم الدین (ب) لیاقت علی خاں (ج) چودھری محمد علی ملک (د) فیروز خان نون

35۔ قرارداد مقاصد منظور ہوئی: 12901035

(الف) 12 مارچ 1949ء کو (ب) 12 مارچ 1950ء کو

(ج) 12 مارچ 1951ء کو (د) 12 مارچ 1952ء کو

36۔ جس سورۃ مبارکہ میں لوہے کو اسلحہ اور طاقت سے نسبت دی گئی ہے: 12901036

(الف) الحدید میں (ب) البقرہ میں (ج) آل عمران میں (د) الانفطار میں

37۔ جدیدیت کا آغاز ہوا: 12901037

(الف) افریقہ سے (ب) یورپ سے (ج) آسٹریلیا سے (د) ایشیا سے

38۔ ''دانائی کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے، جہاں سے ملے اسے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے''۔ یہ حدیث مبارکہ ہے: 12901038

(الف) سنن النسائی میں (ب) صحیح مسلم میں (ج) صحیح بخاری میں (د) سنن ابن ماجہ میں

39۔ ایک انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے : 12901039

(الف) سورۃ الماعون میں (ب) سورۃ الکوثر میں (ج) سورۃ المائدہ میں (د) سورۃ البقرۃ میں

40۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت کے لیے معاہدہ میں امان دی: 12901040

(الف) اہل یرموک کو (ب) اہل تبوک کو (ج) اہل مدین کو (د) اہل ایلیا کو

SAMPLE COPY
Not for sale

جوابات

1	د	2	ب	3	ج	4	د	5	د
6	د	7	ج	8	ب	9	الف	10	د
11	ب	12	ج	13	ب	14	ج	15	الف
16	ب	17	د	18	ج	19	د	20	د
21	الف	22	ب	23	الف	24	ب	25	ب
26	الف	27	د	28	ب	29	ج	30	ب
31	الف	32	ب	33	ج	34	ب	35	الف
36	الف	37	ب	38	د	39	ج	40	د

مشقی مختصر سوالات

س1۔ نظریہ کی تعریف بیان کریں۔ 12901041

جواب: نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر رکھی گئی ہو۔ جب نظریہ کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جاتا ہے تو اس سے انسانی زندگی کا ایسا نظام وجود میں آتا ہے جس میں اعتقادات اور زندگی کے مقاصد شامل ہوں۔

س2۔ دوقومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟ 12901042

جواب: برصغیر پاک و ہند میں کئی قومیں آباد تھیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان تھیں جو اپنی الگ پہچان رکھتی تھیں۔ ان کی مذہبی، سیاسی معاشرتی اور معاشی اقدار مختلف تھیں جو دوقومی نظریہ کی بنیاد بنیں۔ دوقومی نظریہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کا ہندوؤں سے علیحدہ تشخص کا وہ بنیادی تصوّر ہے جس کے تحت ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ دونوں مذاہب، ثقافت اور طرزِ زندگی کے لحاظ سے اتنے مختلف ہیں کہ ایک متحدہ ہندوستان میں ان کا یکجا رہنا ممکن نہیں تھا۔

س3۔ علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے 1930ء میں خطبہ الہ آباد میں کیا فرمایا؟ 12901043

جواب: علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے خطبہ الہ آباد 1930ء میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدّنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔''

SAMPLE COPY Not for sale

س4۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ نے 1943ء کے اجلاس منعقدہ کراچی میں کیا فرمایا؟ 12901044

جواب: قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مسلم لیگ کے 1943ء کے سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں فرمایا: ''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اُمت کی کشتی محفوظ ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے''۔

س5۔ جدیدیت کسے کہتے ہیں؟ 12901045

جواب: جدیدیت سے مراد نئے شعور، عقلیت پسندی اور تخلیقی تجربات کو اپنانا ہے۔ جدیدیت کا آغاز یورپ سے ہوا جہاں سخت مذہبی ضابطوں کے خلاف تحریک نے جدید دنیا کو جنم دیا۔ اس بنا پر یورپ میں مذہب کو عملی معاملات سے بے دخل کر کے عبادت گاہ تک محدود کر دیا گیا اور عملی معاملات کو خالص انسانی عقل وفہم سے چلانے کا عزم کیا گیا۔ یورپ کے سیاسی غلبے اور اس کی تہذیبی یلغار نے مسلمانوں میں بھی جدیدیت کو مقبول بنا دیا۔ اسلام میں قرآن وسنّت میں عقل کے استعمال اور حکمتِ عملی پر برابر زور دیا گیا ہے اور یہ جدیدیت کے ساتھ ایک قدر مشترک بن جاتی ہے۔

س6۔ دولت کی منصفانہ تقسیم سے کیا مراد ہے؟ 12901046

جواب: دولت کی منصفانہ تقسیم سے مراد ہے کہ معاشرے میں دولت چند افراد کے پاس اکٹھی نہ رہے بلکہ گردش کرتی رہے۔ اسلامی فلاحی ریاست قوم کی دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز (اکٹھی) نہیں ہونے دیتی بلکہ دولت کی گردش کو یقینی بناتی ہے تاکہ معاشرے کے تمام افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔ اسلامی فلاحی ریاست دولت کی منصفانہ تقسیم کے ذریعے سے عوام کو سماجی تحفظ فراہم کرتی ہے تاکہ غربت کو دُور کیا جا سکے۔ اس حوالے سے انسانی تاریخ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور ایک مثالی دور تھا جس میں غربت اور مفلسی ختم ہو گئی تھی اور قریباً ہر شخص باعزت زندگی بسر کرنے لگا تھا۔

س7۔ رواداری کا مفہوم تحریر کریں۔ 12901047

جواب: رواداری کا مفہوم ہے، لحاظ کرنا، برداشت کرنا، گوارا کرنا وغیرہ۔ رواداری کا عام مطلب دوسروں کے عقائد واقدار، جذبات، تہذیب وثقافت وغیرہ کا لحاظ رکھنا ہے۔ اس حوالے سے قرآن وسنّت میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی کے فکر وعقیدہ کو دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کرے۔ ہر فرد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جس نظریے کو چاہے اختیار کرے اور جسے چاہے رَد کر دے۔

س8۔ بقائے باہمی کا کیا مطلب ہے؟ 12901048

جواب: بقائے باہمی کا مطلب دوسرے انسانوں کے ساتھ امن وامان، باہمی صلح اور محبت کے ساتھ رہنا ہے۔ دنیا کی آبادی کی غالب اکثریت کسی نہ کسی مذہب کی پیروکار ہے اور ان کے تصوّرات یعنی رواداری امن وامان، باہمی صلح، بقائے باہمی اور محبت بہت ہی اہم اصول ہیں۔ دنیا میں مذہب کے بغیر نہ تو امن قائم ہو سکتا ہے اور نہ ہی بقائے باہمی۔ مسلمانوں کے مطابق امن بغیر انصاف کے ممکن نہیں اس لیے اسلام کے مطابق ہر فرد کو اپنی مرضی کا مذہب اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

SAMPLE COPY Not for sale

اضافی مختصر سوالات

س9۔ اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن وسنت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 12901049

جواب: قرآن مجید کے احکام اسلام کی بنیاد ہیں۔ان سے سیاسی، معاشرتی اور معاشی قوانین کے سلسلے میں مفصّل ومکمل رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔جس کی بدولت انفرادی اور اجتماعی سطح پر زندگی خوشگوار، پُرامن اور بامقصد ہو جاتی ہے۔قرآن مجید کا بنیادی مقصد انسانوں کو صحیح راستے پر چلانا اور انھیں زندگی کا مقصد سمجھانا ہے۔ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اسلامی احکامات کو اپنے اقوال وافعال سے واضح فرمایا ہے۔قرآن مجید کی تعلیمات کی مفصّل تشریح حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سنّت سے ملتی ہے جو اسلامی اصول وقوانین کا سرچشمہ ہے۔

س10۔ برصغیر میں جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کب کیا گیا؟ 12901050

جواب: 1906ء کے شملہ وفد میں مسلمان رہنماؤں نے ہندوستان میں مذہب کی بنیاد پر جداگانہ انتخابات منعقد کروانے کا نکتہ وائسرائے ہند کے سامنے پیش کیا جسے تسلیم کرتے ہوئے 1909ء کے قانون میں انگریز حکومت نے برصغیر میں جداگانہ انتخاب کے اصول کو نافذ کر دیا۔

س11۔ اقتدارِ اعلیٰ سے کیا مراد ہے؟ 12901051

جواب: اسلامی معاشرہ اس بات پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس پوری کائنات کا حاکم اعلیٰ ہے۔ عوام کے نمائندے صرف ان حدود کے اندر اختیارات استعمال کر سکتے ہیں جو اسلام نے متعین کر دی ہیں۔تاہم عوام کو اس اَمر کی مکمل آزادی ہے کہ وہ ریاست کے معاملات چلانے کے لیے صالح، متقی اور پرہیزگار افراد کو منتخب کریں۔اسلامی معاشرے میں حکمرانوں پر عوام کو اس وقت تک اعتماد رہتا ہے جب تک وہ اسلامی قوانین کی پیروی کریں۔

س12۔ عدل وانصاف کے اصول سے کیا مراد ہے؟ 12901052

جواب: عدل کے لفظی معنی ہیں کہ صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا۔یہ قانونِ الٰہی کی اصل بنیاد ہے۔زندگی کا کوئی بھی پہلو عدل کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔یہ عدل وانصاف ہی ہے جس کی بنا پر کوئی معاشرہ پرامن اور خوشحال ہوسکتا ہے۔عادلانہ نظام ہی میں افراد کے کردار کی تعمیر وتشکیل اور اجتماعی بہتری ممکن ہے۔اسلام عدل قائم کرنے پر زور دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ ہر حال میں عدل ہی کرو خواہ کسی قریبی رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

س13۔ اسلامی مساوات کا اصول بیان کریں۔ 12901053

جواب: اسلام انسانوں کے درمیان مساوات کا علم بردار ہے۔اسلام رنگ ونسل، زبان وثقافت اور امارت وغربت سمیت تمام امتیازات کی نفی کرتا ہے۔حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تمھارا ربّ بھی ایک ہے

تمھارا باپ بھی ایک ہے۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔''

س14۔ اسلامی اخوت سے کیا مراد ہے؟ 12901054

جواب: اخوت کے معنی بھائی چارے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ''بے شک سب اہلِ ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 10)۔ اخوت کا اصول اسلامی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہے۔ بھائی بھائی ہونے کی حیثیت سے وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور خوشی وغمی میں شریک ہوتے ہیں۔ پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''آپس میں کینہ نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منھ نہ پھیرو اور سب بھائی بھائی بن جاؤ۔''

س15۔ اظہارِ رائے کی آزادی سے کیا مراد ہے؟ 12901055

جواب: اسلامی ریاست میں عوام کو تحریر و تقریر کی مکمل آزادی دی جاتی ہے۔ اسلامی فلاحی ریاست میں حکام پر تنقید کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ ایسی ریاست اخبارات، رسائل اور دیگر ذرائع ابلاغ کی آزادی کو تسلیم کرتی ہے البتہ دین کے خلاف کسی تنقید کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا کہ ''لوگو! اگر میں قرآن وسنّت کے خلاف کوئی کام کروں تو میری پیروی نہ کرنا بلکہ مجھے منصب سے ہٹا دینا۔'' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے آپ پر کھلم کھلا تنقید کی جس کا جواب آپ نے خندہ پیشانی سے دیا۔

س16۔ ملکی دفاعی نظام قائم کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ 12901056

جواب: مملکت کو اندرونی و بیرونی خطرات سے بچانا اور ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لیے دفاع کا انتظام کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لیے طاقتور فوج ہو اور اسے جدید اسلحہ سے لیس کیا جانا ضروری ہے۔ بیرونی خطرات سے نپٹنے کے لیے ملکی دفاع کا مؤثر انتظام کرنا بھی ریاست کی ذمہ داری ہے اس مقصد کے لیے باقاعدہ فوج ہونی چاہیے۔

س17۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے صوبائی ولسانی تعصب سے بچنے کے لیے کیا فرمایا تھا؟ 12901057

جواب: قیامِ پاکستان کے فوراً بعد مملکتِ خداداد میں صوبائی ولسانی تعصّبات سر اٹھانے لگے جو قومی اتحاد کے لیے نقصان دہ تھے۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے ان تعصّبات کے خاتمے کی ہر ممکن کوشش کی اور قوم کو اسلام کے نام پر اکٹھا ہونے کی تلقین کی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب میں فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان اور بنگالی بن کر بات نہ کریں۔ یہ کہنے میں آخر کیا فائدہ ہے کہ ہم پنجابی، سندھی یا پٹھان ہیں، ہم تو بس مسلمان ہیں۔''

س18۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟ 12901058

جواب: قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ اسلام کو بطورِ دین مکمل ضابطہ حیات سمجھتے تھے جس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں اصول وقوانین اور رہنمائی موجود ہے۔ ان اصول وضوابط کو نافذ کرنے کے لیے ایک مملکت اور اپنی حکومت درکار تھی لہٰذا آپ مطالبہ پاکستان کو تقاضائے اسلام خیال کرتے تھے۔ آپ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیمِ ہند کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری تھی نہ کہ انگریزوں کی چال، یہ تو اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔''

س19۔ قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مارچ 1944ء میں طلبہ سے کیا فرمایا؟ 12901059

جواب: قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مارچ 1944ء میں طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''ہمارا راہ نما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے''۔ یعنی قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ذہن میں واضح تصوّر تھا کہ مسلمانانِ برصغیر کے لیے ایسی مملکت کا قیام ہو جہاں وہ اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرسکیں۔

س20۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل ایلیا کے لیے کیا پیغام لکھوایا؟ 12901060

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت کے لیے جو معاہدہ تحریر فرمایا، اس کے بعض اجزا اس طرح ہیں: ''یہ امان ہے جو اللہ کے غلام امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ ایلیا کو دی، یہ امان جان و مال، گرجا، صلیب، تندرست و بیمار اور ان کے تمام اہلِ مذہب کے لیے ہے، نہ ان کے گرجا میں سکونت اختیار کی جائے گی، نہ وہ ڈھائے جائیں گے، نہ ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا، نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کمی کی جائے گی، مذہب کے بارے میں ان پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا، نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔''

س21۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گورنر کو خط میں کیا لکھا تھا؟ 12901061

جواب: کچھ غیر مسلموں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے گورنر حضرت عمرو بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی سخت مزاجی کی شکایت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گورنر کو لکھا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے علاقہ کے غیر مسلموں کو تمھاری سخت مزاجی کی شکایت ہے، اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، نرمی اور سختی دونوں سے کام لو لیکن سختی ظلم کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ ان کے خون سے اپنا دامن محفوظ رکھو۔''

س22۔ سورہ الحدید میں اللہ تعالیٰ نے لوہے کے حوالے سے کیا فرمایا ہے؟ 12901062

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے (ترجمہ): ''یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ہم نے اُن کے ساتھ کتاب بھی اتاری اور میزان (عدل) بھی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت (جنگی) طاقت بھی ہے اور لوگوں کے لیے دوسرے فائدے بھی اور تاکہ اللہ ظاہر فرمادے کہ کون اُس (کے دین) کی اور اُس کے رسولوں کی بِن دیکھے مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ بہت قوّت والا بہت غالب ہے۔'' (سورۃ الحدید، آیت نمبر 25)

SAMPLE COPY Not for sale

س23۔ انسانی جان کی حرمت کے بارے میں قرآن مجید کا کیا پیغام ہے؟ 12901063

جواب: اسلام کی بنیاد امن و امان پر ہے اور اسلام ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ): ''جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا'' (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 32)۔ آیت کے ترجمے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام ہر صورت یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں ہر طرف امن ہو اور معاشرہ پُرسکون ماحول فراہم کرتا رہے۔

س24۔ اسلامی فلاحی ریاست کے چار فرائض لکھیں۔ 12901064

جواب: ۱۔ اسلامی قوانین کا نفاذ ۲۔ بنیادی ضروریات کی تکمیل ۳۔ دولت کی منصفانہ تقسیم
۴۔ عدل و انصاف و مساوات کا قیام

س25۔ قرارداد مقاصد کب اور کس نے منظور کی؟ 12901065

جواب: قرارداد مقاصد کا مسودہ پاکستان کی پہلی قانون ساز اسمبلی میں ملک کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں نے پیش کیا جسے اسمبلی نے 12 مارچ 1949ء کو منظور کیا۔ اس قرارداد کی منظوری سے پاکستان کے لیے آئندہ کا لائحہ عمل طے ہو گیا کہ آنے والے دنوں میں بننے والا دستور کن خطوط پر استوار ہو گا۔

مشقی تفصیلی سوالات

س1۔ اسلام، پاکستان کی نظریاتی اساس ہے، بحث کریں۔ 12901066

جواب:

تعارف (Introduction)

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے انسان کو دنیا میں مبعوث فرمانے کا مقصد خلافت ارضی کا حامل ہونا قرار دیا ہے۔ پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا منفرد ملک ہے جس کی بنیاد اسلام کے نظریات پر رکھی گئی۔ اسلام بحیثیت پاکستان کی نظریاتی اساس ایک وسیع مفہوم رکھنے والا تصور ہے۔ ذیل میں مختلف نکات کی صورت میں اس تصور کا جائزہ لیا گیا ہے:

1۔ نظریہ کا مفہوم (Meaning of Ideology)

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر رکھی گئی ہو۔ جب نظریہ کسی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جاتا ہے تو اس سے انسانی زندگی کا ایسا نظام وجود میں آتا ہے جس میں اعتقادات اور زندگی کے مقاصد شامل ہوں۔ اسلامی معاشرہ دیگر معاشروں کے مقابلے میں بالکل منفرد ہے۔ یہ الہامی اصولوں اور آفاقی صداقتوں (Universal Truths) پر قائم ہے جو قرآن مجید اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سنّت سے حاصل کیے گئے ہیں۔ یعنی اسلامی معاشرہ قرآن اور حدیث کی آفاقی سچائیوں کے نفاذ کو زندگی کے مسائل کا حل سمجھتا ہے۔

SAMPLE COPY Not for sale

2۔ اسلامی نظریہ کے بنیادی ماخذ (Basic Sources of Islamic Ideology)

کسی بھی نظریہ کا ماخذ اس کے لوگوں کی بنیادی تعلیمات ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے اسلامی نظریہ کا ماخذ شریعتِ اسلامی ہے جو قرآن مجید اور سنّت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر مبنی ہے۔

(الف) قرآن مجید (The Holy Quran)

قرآن مجید کے احکام اسلام کی بنیاد ہیں۔ ان سے سیاسی، معاشرتی اور معاشی قوانین کے سلسلے میں مفصّل و مکمل رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ جس کی بدولت انفرادی اور اجتماعی سطح پر زندگی خوشگوار، پُرامن اور بامقصد ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کا بنیادی مقصد انسانوں کو صحیح راستے پر چلانا اور انھیں زندگی کا مقصد سمجھانا ہے۔ قرآن ایک دائمی دستورِ حیات ہے جس کے اصول ہر دور اور ہر مقام کے لیے قابلِ عمل ہیں۔

(ب) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سنّت (The Sunnah of Rasool Allah)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اسلامی احکامات کو اپنے اقوال و افعال سے واضح فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کی مفصّل تشریح حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی سنّت سے ملتی ہے جو اسلامی اصول و قوانین کا سرچشمہ ہے۔ سنّت ایک عربی اصطلاح ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں ''ایسا راستہ جس کی پیروی کی جائے۔'' قرآن مجید اسلامی اصولوں کے بنیادی خدوخال بیان کرتا ہے لیکن ان کی تشریح حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کی احادیث مبارکہ میں ملتی ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکان یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد کی تفصیلات حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔

3۔ دوقومی نظریہ (Two Nation Theory)

برصغیر پاک و ہند میں کئی قومیں آباد تھیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان تھیں جو اپنی الگ پہچان رکھتی تھیں۔ ان کی مذہبی، سیاسی معاشرتی اور معاشی اقدار مختلف تھیں جو دوقومی نظریہ کی بنیاد بنیں۔ دوقومی نظریہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کا ہندوؤں سے علیحدہ تشخص کا وہ بنیادی تصوّر ہے جس کے تحت ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ دونوں مذاہب، ثقافت اور طرزِ زندگی کے لحاظ سے اتنے مختلف ہیں کہ متحدہ ہندوستان میں ان کا یکجا رہنا ممکن نہیں۔

4۔ سرسید احمد خاں اور دوقومی نظریہ (Sir Syed Ahmad Khan and the Two-Nation Theory)

برصغیر پاک و ہند میں ہندو مسلم اتحاد کے داعی سرسید احمد خاں 1867ء میں بنارس میں اُردو ہندی تنازع کے بعد مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور دوقومی نظریہ کے پیروکار بن گئے۔ سرسید احمد خاں کے مطالبہ جداگانہ انتخابات سے دوقومی نظریہ کے تصوّر کو تقویت ملی۔ جداگانہ انتخاب میں ہر قوم کی ووٹنگ علیحدہ ہو اور ہر قوم کی اسمبلی میں مخصوص نشستیں ہوں تاکہ ہر قوم قانون سازی کے عمل میں شریک ہو سکے۔

SAMPLE COPY
Not for sale

5۔ جداگانہ انتخاب کا مطالبہ (The Demand for Separate Electorates)

1906ء کے شملہ وفد میں مسلمان رہنماؤں نے ہندوستان میں مذہب کی بنیاد پر جداگانہ انتخابات منعقد کروانے کا نکتہ وائسرائے ہند کے سامنے پیش کیا جسے تسلیم کرتے ہوئے 1909ء کے قانون میں انگریز حکومت نے برصغیر میں جداگانہ انتخاب کے اصول کو نافذ کر دیا۔

6۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور دوقومی نظریہ (Allama Iqbal and the Two-Nation Theory)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے دوقومی نظریے کی کھل کر وضاحت کی اور برصغیر کے شمال مغربی حصوں میں ایک الگ مسلم ریاست کا تصوّر پیش کیا اور کانگریسی راہ نماؤں کے ہندوستان میں واحد قومیت کے تصور کو مسترد کیا۔

7۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دوقومی نظریہ (Quaid-e-Azam and the Two-Nation Theory)

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے دوقومی نظریے کو عملی شکل دی اور اپنے دور کے مختلف فورمز پر برصغیر کی مذہب کی بنیاد پر تقسیم کا مطالبہ دہرایا۔ آپ نے 1940ء میں قراردادِ لاہور میں ایک علیحدہ مسلم ریاست کا مطالبہ پیش کر دیا جو سات سال کی جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان کی صورت میں دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

خلاصہ کلام (Conclusion)

مذکورہ بالا بحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اسلام پاکستان کی نظریاتی اساس ہے۔ تحریک پاکستان میں خدمات سرانجام دینے والے مسلمان راہ نما اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ اسلام مسلمانوں کا دین اور طرز زندگی ہے اسے بطور تمدنی قوت زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ جن علاقوں میں مسلمان اکثریت میں ہیں ان پر مشتمل ایک وفاق قائم کیا جائے جس کی چھاؤں میں مسلمان اپنی زندگی اسلام کے سنہری اصولوں کی روشنی میں بسر کر سکیں۔

س2۔ اسلام کے بنیادی اصول بیان کریں۔ 12901067

جواب:

تعارف (Introduction)

دین اسلام ان اصولوں پر قائم ہے جو قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں اور انسانیت کو امن وسلامتی کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ یہ اللہ کی حاکمیت، عدل وانصاف اور تمام انسانوں کے درمیان مساوات پر زور دیتا ہے۔ اسلام اخوت رواداری اور دوسروں کے حقوق کے احترام کو بھی فروغ دیتا ہے۔ اسلام کے یہ اصول ایک منصفانہ، پرامن اور اخلاقی معاشرہ قائم کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ ذیل میں مختلف نکات کی صورت میں اس تصور کا جائزہ لیا گیا ہے۔

SAMPLE COPY
Not for Sale

1۔اقتدارِاعلیٰ کا اصول (Principle of Sovereignty)

اسلامی معاشرہ اس بات پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی اس پوری کائنات کا حاکم اعلیٰ ہے۔عوام کے نمائندے صرف ان حدود کے اندر اختیارات استعمال کر سکتے ہیں جو اسلام نے متعین کر دی ہیں۔تاہم عوام کو اس اَمر کی مکمل آزادی ہے کہ وہ ریاست کے معاملات چلانے کے لیے صالح، متقی اور پرہیز گار افراد کو منتخب کریں۔اسلامی معاشرے میں حکمرانوں پر عوام کو اس وقت تک اعتماد رہتا ہے جب کہ وہ اسلامی قوانین کی پیروی کریں۔اسی سے اسلام میں جمہوریت کا تصوّر واضح ہوتا ہے۔

2۔عدل وانصاف کا اصول (Principle of Justice)

عدل کے لفظی معنی ہیں کہ صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنا۔یہ قانون الٰہی کی اصل بنیاد ہے۔زندگی کا کوئی بھی پہلو عدل کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔یہ عدل و انصاف ہی ہے جس کی بنا پر کوئی معاشرہ پرامن اور خوشحال ہوسکتا ہے۔صرف عادلانہ نظام ہی میں افراد کے کردار کی تعمیر وتشکیل اور اجتماعی بہتری ممکن ہے۔اسلام عدل قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اگر آپ فیصلہ فرمائیں تو اِن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجیے بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''
(سورۃ المائدہ، آیت نمبر 42)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''آپ فرما دیجیے میرے ربّ نے عدل کا حکم دیا ہے۔''(سورۃ الاعراف، آیت نمبر 29)

3۔مساوات کا اصول (Principle of Equality)

اسلام انسانوں کے درمیان مساوات کا علم بردار ہے۔اسلام رنگ ونسل، زبان وثقافت اور امارت وغربت سمیت تمام امتیازات کی نفی کرتا ہے۔حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تمھارا ربّ بھی ایک ہے تمھارا باپ بھی ایک ہے۔آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔''

4۔اخوت کا اصول (Principle of Brotherhood)

اخوت کے معنی ہیں بھائی چارہ۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:''بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔'' (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 10)۔

اخوت کا اصول اسلامی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہے۔بھائی بھائی ہونے کی حیثیت سے وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور خوشی وغمی میں شریک ہوتے ہیں۔اخوت اور بھائی چارے کا احساس محبت، باہمی تعاون اور قربانی کے جذبات کو ابھارتا اور فروغ دیتا ہے۔پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں کینہ نہ رکھو۔حسد نہ کرو۔ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور سب بھائی بھائی بن جاؤ۔'' مختصر یہ کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی سے کسی قسم کی کدورت نہیں رکھنی چاہیے اور نہ ہی حسد کرنا چاہیے۔مسلمان تو مسلمان ہیں اسلام تو غیر مسلموں کے خلاف بھی سازش کرنے اور بُرے خیالات رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔

SAMPLE COPY
Not for Sale

5۔رواداری کا اصول (Principle of Tolerance)

رواداری اور برداشت اسلام کی نظر میں نہایت اہم ہیں جو انسان کو مشکل اور دشواری سے بچاتی ہیں اور دوسروں کے لیے پیار محبت کا ذریعہ بنتی ہیں۔لوگوں کے درمیان سماجی تعلقات قائم کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کیا جائے۔باہمی جھگڑوں سے بچنے کے لیے رواداری بہترین ذریعہ ہے۔اس کی وجہ سے اخوت اور امن کا ماحول فروغ پاتا ہے اور انسانی رشتوں میں استحکام آتا ہے۔حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے اپنے قول وفعل سے رواداری کا درس دیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:''دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے، بے شک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو چکی ہے۔'' (سورۃ بقرہ، آیت نمبر 256)

6۔انسانی حقوق کا احترام (Respecting Human Rights)

رواداری کا ایک سنہری اصول ہے کہ اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے جائز حقوق کا احترام کیا جاتا ہے اور انھیں مکمل تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔اس لیے ایسے افراد پر نظر رکھنا ضروری ہے جو اپنے خیالات اور نظریات کو دوسروں پر مسلط کرتے ہیں اور دوسروں کے جذبات مجروح کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام (Conclusion)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانیت کی فلاح و بہبود کا درس دیتا ہے۔اس کے اصول عدل وانصاف، مساوات، اخوت، رواداری وغیرہ پر مبنی ہیں۔یہ اصول معاشرے میں امن وسلامتی اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو ایک پرامن معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

س3۔ اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف اور اس کے فرائض بیان کریں۔ 12901068

جواب:

تعارف (Introduction)

قرآن وسنت کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں قائم شدہ ایک اسلامی ریاست اپنے شہریوں کو مناسب زندگی گزارنے کے لیے بنیادی ضروریات کی فراہمی ممکن بناتی ہے۔ایسی ریاست اپنے شہریوں کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہے جو ہر حال میں اپنی اولاد کی خیر خواہ ہوتی ہے۔ ذیل میں اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف، اس کے فرائض پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے:

1۔اسلامی فلاحی ریاست کی تعریف (Definition of an Islamic Welfare State)

اسلامی فلاحی ریاست سے مراد ایسی ریاست ہے جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو، عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہو اور جس کا مقصد ایسا معاشرہ قائم کرنا ہو جہاں انصاف، مساوات، اخوت اور معاشی خوشحالی ہو۔

SAMPLE COPY Not for sale

2۔اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض (Functions of an Islamic Welfare State)

اسلامی فلاحی ریاست کے فرائض سے مراد شہریوں کے وہ حقوق ہیں جنھیں ادا کرنا ریاست پر لازم ہے۔اسلامی فلاحی ریاست پر شہریوں کے معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دیگر مسائل کے حل کرنے کی پوری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔عوام کی روحانی و مادی فلاح و بہبود کرنا، ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا، ان کو سہولیات مہیا کرنا اور انھیں نیکی کی راہ پر لگانا، اسلامی فلاحی ریاست کا فریضہ ہے۔حضرت محمد رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جس میں توحید، مساوات، عدل وانصاف، اَخلاق وتقویٰ اور حصولِ علم کے بنیادی اصول اپنائے گئے۔مدینہ منورہ کی مثالی اسلامی ریاست نے ایک فلاحی، منصفانہ اور بنیادی حقوق کے یکساں محافظ معاشرے کا تجربہ پوری دنیا کو کام یاب کر کے دکھایا۔اسلامی فلاحی ریاست کے چند فرائض درج ذیل ہیں۔

i۔اسلامی قوانین کا نفاذ (Implementation of Islamic Laws)

اسلامی فلاحی مملکت میں سربراہِ ریاست عوام کا خادم ہوتا ہے۔قرآن اور سنّت رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ پر مبنی قانون سازی اور اس کا نفاذ حاکم کی اولین ذمہ داری ہے کیوں کہ قرآن اور سنّت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کے دیے ہوئے قوانین ہی عوام کی فلاح کے ضامن ہیں۔اسلامی ریاست میں حکمران، ظالم کے مقابلے میں مظلوم کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔

ii۔بنیادی ضروریات کی تکمیل (Fulfilment of Basic Needs)

عوام کو تمام بنیادی ضروریات یعنی روٹی، کپڑا اور مکان مہیا کرنا اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داری ہے۔سوشل سکیورٹی کی تمام سکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانا اسلامی ریاست کا فریضہ ہے۔مدینہ کی اسلامی فلاحی ریاست میں بیت المال کا قیام اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کی طرف ایک مؤثر قدم تھا۔عوام کو بنیادی ضروریات مہیا کرنے کے بعد اسلامی فلاحی ریاست انھیں معقول زندگی گزارنے کے لیے دیگر سہولیات کی فراہمی کو یقینی بناتی ہے مثلاً تعلیم، صحت اور آمدورفت کی سہولتیں وغیرہ۔ایک بہتر زندگی کے لیے تمام سہولیات مہیا کرنا اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

iii۔دولت کی منصفانہ تقسیم (Fair Distribution of Wealth)

اسلامی فلاحی ریاست قوم کی دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز نہیں ہونے دیتی بلکہ دولت کی گردش کو یقینی بناتی ہے تاکہ معاشرے کے تمام افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔اسلامی فلاحی ریاست دولت کی منصفانہ تقسیم کے ذریعے سے عوام کو سماجی تحفظ فراہم کرتی ہے تاکہ غربت کو دُور کیا جا سکے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور ایک مثالی دور تھا جس میں غربت اور مفلسی ختم ہو گئی تھی اور قریباً ہر شخص باعزت زندگی بسر کرنے لگا تھا۔

iv۔عدل وانصاف اور مساوات کا قیام (Establishment of Justice and Equality)

معاشرہ میں عدل وانصاف کے قیام کی ذمہ داری اسلامی ریاست پر عائد ہوتی ہے۔اسلامی ریاست میں عدلیہ کو اعلیٰ مقام حاصل ہے اور وہ انتظامیہ کے اثر سے آزاد ہوتی ہے بلکہ انتظامیہ اور سربراہِ مملکت بھی عدلیہ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔اسلامی ریاست میں عدلیہ سربراہِ

مملکت کو عدالت میں طلب کر سکتی ہے اور اس کو سزا بھی دے سکتی ہے۔ اسلامی فلاحی ریاست میں رنگ، نسل، علاقہ، جنس اور دیگر امتیازات کی کوئی گنجائش نہیں۔ سب کو معاشی، معاشرتی، مذہبی اور دیگر حقوق برابر حاصل ہوتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں ایسا ماحول پیدا کیا جاتا ہے جہاں ذات پات اور اونچ نیچ کی کوئی قید نہیں ہوتی اور ظلم و زیادتی سے پاک معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

v۔ اظہارِ رائے کی آزادی (Freedom of Expression)

اسلامی ریاست میں عوام کو تحریر و تقریر کی مکمل آزادی دی جاتی ہے۔ اسلامی فلاحی ریاست میں حکام پر تنقید کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ ایسی ریاست اخبارات، رسائل اور دیگر ذرائع ابلاغ کی آزادی کو تسلیم کرتی ہے البتہ دین کے خلاف کسی تنقید کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا کہ ''لوگو! اگر میں قرآن و سنّت کے خلاف کوئی کام کروں تو میری پیروی نہ کرنا بلکہ مجھے منصب سے ہٹا دینا۔'' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے آپ پر کھلم کھلا تنقید کی جس کا جواب آپ نے خندہ پیشانی سے دیا۔

vi۔ امن و امان کا نفاذ (Enforcement of law and Order)

اسلامی فلاحی ریاست کا فرض ہے کہ وہ معاشرے میں امن و امان قائم کرے تاکہ عوام پُرسکون زندگی بسر کر سکیں اور ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت ممکن ہو۔ اس کے لیے قوانین کا مؤثر نفاذ اور نظامِ عدل کا مضبوط اور خودمختار ہونا ضروری ہے۔

vii۔ ملکی دفاعی نظام (National Defence System)

مملکت کو اندرونی و بیرونی خطرات سے بچانا اور ملکی سرحدوں کی حفاظت کے لیے دفاع کا انتظام کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لیے طاقتور فوج ہو اور اسے جدید اسلحہ سے لیس کیا جانا ضروری ہے۔ بیرونی خطرات سے نپٹنے کے لیے ملکی دفاع کا مؤثر انتظام کرنا بھی ریاست کی ذمہ داری ہے اس مقصد کے لیے باقاعدہ فوج ہونی چاہیے۔

خلاصہ کلام (Conclusion)

اسلامی فلاحی ریاست کا بنیادی مقصد ایک منصفانہ اور پُرامن معاشرے کا قیام ہے۔ اس میں ہر فرد کو بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ نظام دولت کی منصفانہ تقسیم اور عدل و انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ اس کے نفاذ سے ایک مثالی اور خوش حال معاشرہ وجود میں آتا ہے

س4۔ اسلام امن اور رواداری کو فروغ دیتا ہے، وضاحت کریں۔ 12901069

جواب:

تعارف (Introduction)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی اور اسے عقل کی روشنی بخشی کہ وہ باہم پیار و محبت سے مل جل کر زندگی گزاریں۔ تقریباً تمام مذاہب میں انسانی خیر خواہی کا درس ملتا ہے تاہم اسلام منفرد ترین حیثیت کا حامل ہے کہ یہ اپنے پیروکاروں کو قیام امن کے لیے ایک جامع نظام عطا کرتا ہے جس کا ذیل میں جائزہ لیا گیا ہے:

SAMPLE COPY
Not for Sale

1۔اسلام اور امن (Islam and Peace)

اسلام کی بنیاد امن وامان پر ہے اور اسلام ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔'' (سورۃ المائدہ آیت نمبر:32) یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایک مثالی ماحول کے قیام کے لیے کچھ راہ نما اصول طے کر رکھے ہیں جن پر عمل کرنے سے دنیا امن کا گہوارا بن سکتی ہے۔

2۔ایمان اور اصلاحِ ذات (Faith and Self-Reformation)

اسلام یہ بتاتا ہے کہ اگر دنیا میں امن وسکون چاہتے ہو تو ایک اللہ پر ایمان لے آؤ، اپنی اصلاح کر لو اور اچھے کام کرو۔قرآن مجید میں اس اصول کو یوں بیان کیا گیا ہے:''اور ہم رسولوں کو بھیجتے رہے ہیں صرف خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر، تو جو شخص ایمان لائے اور اصلاح کر لے تو ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' (سورۃ الانعام آیت نمبر:48) ایمان اور امن لازم وملزوم ہیں۔ دنیا میں ایمان کے بغیر امن کا قیام ناممکن ہے۔

3۔شرک سے اجتناب (Avoidance of Polytheism)

قیامِ امن کا دوسرا اسلامی اصول یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیے۔اس میں کسی طرح کی ملاوٹ نہیں ہونی چاہیے اور تمام آلائشوں سے پاک عبادت کے نتیجہ میں امن وامان قائم ہوگا۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:''جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔'' (سورۃ الانعام آیت نمبر:82)

4۔جذبہ خیر خواہی وہمدردی (Spirit of Goodwill and Compassion)

امن وامان کے قیام کے لیے اسلام نے تیسرا اصول یہ بتایا کہ انسانی معاشرے میں اخوت وہمدردی اور بھائی چارہ کو فروغ دیا جائے، ہر شخص دوسرے کا خیر خواہ ہو، اس کی عزت وآبرو کا محافظ ہو۔اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا فرمان ہے:''تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری، حدیث نمبر:13) اس اصول کی روشنی میں جب معاشرے کا ہر فرد اپنے پڑوسی، اور اپنے ہم وطن بھائی کے لیے خیر اور بھلائی کا جذبہ رکھے گا تو فتنہ وفساد، خانہ جنگی اور دہشت گردی خود بخود ختم ہو جائے گی، پورا معاشرہ اور پورا ملک امن وامان کا گہوارا بن جائے گا۔

5۔تعزیراتِ اسلامی کا نفاذ (Implementation of the Islamic Penal System)

اسلام نے جرائم کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے جو سزائیں تجویز کی ہیں، بظاہر وہ سخت نظر آتی ہیں لیکن جرائم کی کثرت اور ان کی سنگین نوعیت نے اب یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے سدِ باب کے لیے اسلامی قوانین نہایت اہم ہیں۔اگر ہم شر پسندی، بدعنوانی اور قتل و غارت کا خاتمہ چاہتے ہیں تو ہمیں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کو اپنانا ہوگا۔

SAMPLE COPY
Not for sale

6۔اسلام اور مذہبی رواداری (Islam and Religious Tolerance)

اسلام مذہبی رواداری پر یقین رکھتا ہے اور دوسروں کے عقائد واقدار، جذبات، تہذیب وثقافت وغیرہ کا لحاظ رکھتا ہے۔ مذہبی رواداری کے حوالے سے قرآن وسنّت میں صریح ہدایات موجود ہیں۔ رواداری کے تعلق سے قرآن مجید کا بنیادی اصول ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں۔'' یہ انسان کی آزادی فکر وعقیدہ کا سب سے اہم اعلامیہ (چارٹر) ہے۔ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی کے فکر وعقیدہ کو دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کرے۔ ہر فرد کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق جس نظریے کو چاہے اختیار کرے اور جسے چاہے رَد کردے۔ اس کا محاسبہ کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، وہ قیامت کے دن اس کا محاسبہ کرے گی۔ دنیا میں اس بنیاد پر ایسے شخص کے ساتھ برا اور غیر اخلاقی طرزِ عمل اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ اسے بنیادی انسانی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''اللہ ہمارا (بھی) ربّ ہے اور تمھارا (بھی) ربّ ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمھارے لیے تمھارے اعمال، ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع فرمائے گا اور اسی کی طرف (سب کو) جانا ہے۔'' (سورۃ الشوریٰ: آیت نمبر:15)

7۔الہامی ادیان کی مشترکہ اقدار پر عمل (Practice of Shared Values of Divine Religions)

اسلام نام ہے زندگی گزارنے کے اس طریقہ کا جو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ سے پہلے بھی انبیائے علیہم السلام کا تھا اور بعد میں آنے والی تمام انسانیت کا رہے گا۔ اسی طریقہ کی تبلیغ واشاعت کے لیے دنیا میں نبیوں کا طویل سلسلہ قائم کیا گیا۔ ایسا دین جو ہمیشہ سے سارے انبیائے کرام علیہم السلام کا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین رواداری کا درس دیتا ہے۔ ارشاد ہے: ''بے شک (پسندیدہ) دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔'' (سورۃ آل عمران: آیت نمبر:19)

8۔دیگر مذاہب کے حقوق کی حفاظت (Protection of the Rights of Other Religions)

(الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا کردار (Role of Hazrat Umar in Establishing Peace)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت کے لیے جو معاہدہ تحریر فرمایا، اس کے بعض اجزا اس طرح ہیں:۔

''یہ امان ہے جو اللہ کے غلام امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ ایلیا کو دی، یہ امان جان ومال، گرجا، صلیب، تندرست وبیمار اور ان کے تمام اہلِ مذہب کے لیے ہے، نہ ان کے گرجا میں سکونت اختیار کی جائے گی، نہ وہ ڈھائے جائیں گے، نہ ان کے احاطے کو نقصان پہنچایا جائے گا، نہ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کمی کی جائے گی، مذہب کے بارے میں ان پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا، نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔''

SAMPLE COPY
Not for sale

(ب) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کردار (Role of Hazrat Ali in Establishing Peace)

کچھ غیر مسلموں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے گورنر حضرت عمرو بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی سخت مزاجی کی شکایت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گورنر کو لکھا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے علاقہ کے غیر مسلموں کو تمھاری سخت مزاجی کی شکایت ہے، اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے ،نرمی اور سختی دونوں سے کام لو لیکن سختی ظلم کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ ان کے خون سے اپنا دامن محفوظ رکھو۔''

9۔ اسلام اور بقائے باہمی (Islam and Co-existence)

بقائے باہمی کا مطلب ہے دوسرے انسانوں کے ساتھ امن وامان، باہمی صلح اور محبت کے ساتھ رہنا ہے۔ دنیا کی آبادی کی غالب اکثریت کسی نہ کسی مذہب کی پیروکار ہے اور ان کے تصوّرات یعنی رواداری امن وامان، باہمی صلح، بقائے باہمی اور محبت بہت ہی اہم اصول ہیں۔ دنیا میں مذہب کے بغیر نہ تو امن قائم ہوسکتا ہے اور نہ ہی بقائے باہمی۔ مسلمانوں کے مطابق امن بغیر انصاف کے ممکن نہیں اس لیے اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر فرد کو اپنی مرضی کا مذہب اور عقیدہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسلام ہر فرد کو اجازت دیتا ہے کہ جو چاہے وہ مانے اور جو چاہے نہ مانے۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے تمھارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔'' (سورۃ الکافرون، آیت نمبر 6) ''اور اللہ کی راہ میں (اُن سے) لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرنا بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 190)

خلاصہ کلام (Conclusion)

اسلام نے بلا تفریق مذہب وملت انسانی برادری کا جو تصوّر پیش کیا ہے وہ دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ اسلام کے پیغمبر نے خود عمل کر کے دنیا کو امن کا گہوارہ بنا کر اسے ثابت بھی کیا۔ چنانچہ آج اسلام کے اس تصور پر اگر من وعن عمل کر لیا جائے تو یہ شر وفساد، ظلم وجبر اور بے پناہ فسادات سے بھری ہوئی دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

س5۔ پاکستان بحیثیت ایک جدید اسلامی ریاست قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کریں۔

جواب: 12901070

تعارف (Introduction)

تحریک پاکستان کے روح رواں قائدین میں نمایاں ترین نام قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں ۔دونوں عظیم مسلمان راہ نماؤں نے برصغیر کے مسلمانان کے علیحدہ وطن کے لیے جدوجہد کی۔ ذیل میں دونوں شخصیات کے خیالات وتصورات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

SAMPLE COPY
Not for Sale

(الف) پاکستان کے حوالے سے قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کے تصورات
(Quaid-e-Azam's Vision for Pakistan)

قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ پاکستان کو جدید اسلامی ریاست بنانے کے بڑے حامی تھے۔ آپ نے نظریہ پاکستان کی وضاحت ان الفاظ میں کی:
''پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا شخص مسلمان ہوا تھا۔''

1۔ قراردادِ لاہور کی منظوری (Approvel of the Lahore Resolution)

جب آپ پاکستان کی بانی جماعت، آل انڈیا مسلم لیگ کے سربراہ بنے تو انھوں نے خود کو حصولِ پاکستان کے لیے وقف کر دیا۔ آپ نے مارچ 1940ء منٹو پارک لاہور میں مسلم لیگ کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دوقومی نظریہ کی تشریح کی اور فرمایا کہ قوم کی ہر تعریف کی رُو سے مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور دیگر قوموں کے برابر حقوق کے دعویدار ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے الگ مملکت کی ضرورت ہے۔ اجلاس کے اختتام پر قراردادِ لاہور منظور کی گئی جس میں الگ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔

2۔ قرآن مجید: کامیابی کی ضمانت (Holy Quran as a Guarantee of Success)

قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مسلم لیگ کے 1943ء کے سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں فرمایا: ''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر ملت کی عمارت استوار ہے؟'' وہ کون سا لنگر ہے جس سے اُمت کی کشتی محفوظ ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان اور وہ لنگر اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔

3۔ اسلام بطور ضابطہ حیات (Islam as a Complete Code of Life)

قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے مارچ 1944ء میں طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''ہمارا راہ نما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے''۔ یعنی قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ذہن میں واضح تصوّر تھا کہ مسلمانانِ برصغیر کے لیے ایسی مملکت کا قیام ہو جہاں وہ اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

4۔ مطالبہ پاکستان اسلام کا تقاضا (Demand for Pakistan as a Requirement of Islam)

قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ اسلام کو بطورِ دین مکمل ضابطہ حیات سمجھتے تھے جس میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں اصول و قوانین اور رہنمائی موجود ہے۔ ان اصول و ضوابط کو نافذ کرنے کے لیے ایک مملکت اور اپنی حکومت درکار تھی لہٰذا آپ مطالبہ پاکستان کو تقاضائے اسلام خیال کرتے تھے۔ آپ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کو ان الفاظ میں واضح فرمایا: ''پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیمِ ہند کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری تھی نہ کہ انگریزوں کی چال، یہ تو اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔''

5۔ صوبائی و لسانی تعصّبات سے گریز کی تلقین (Avoidance of Provincial and Linguistic Biases)

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد مملکتِ خداداد میں صوبائی و لسانی تعصّبات سر اٹھانے لگے جو قومی اتحاد و یکجہتی کے لیے نقصان دہ تھے۔ قائداعظم رحمتہ

اللّٰہ علیہ نے ان تعصّبات کے خاتمے کی ہر ممکن کوشش کی اور قوم کو اسلام کے نام پر اکٹھا ہونے کی تلقین کی۔ آپ نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب میں فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان اور بنگالی بن کر بات نہ کریں۔ یہ کہنے میں آخر کیا فائدہ ہے کہ ہم پنجابی، سندھی یا پٹھان ہیں، ہم تو بس مسلمان ہیں۔''

6۔ ایمان، اتحاد، نظم کا ضابطہ (Principle of Faith, Unity, and Discipline)

قائداعظم رحمتہ اللّٰہ علیہ کے نزدیک فلاحی و رفاہی مملکت کا بہترین تصوّر اسلام کے سوا کون سا ہوسکتا ہے اور دنیا میں لافانی اصولوں اور قوانین پر مشتمل نظامِ حیات قرآن مجید سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟ لہٰذا پاکستان کو قائداعظم رحمتہ اللّٰہ علیہ کے اصولوں کے مطابق بنانا ہوگا۔ ''ایمان، اتحاد، نظم'' پاکستان کا ریاستی اصول اور قومی نصب العین ہے جو قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللّٰہ علیہ نے ملک کی ترقی و استحکام کے لیے دیا تھا۔ یہ الفاظ پاکستان کے ریاستی نشان پر درج ہیں اور پاکستانی قوم کو مضبوطی، یکجہتی اور ڈسپلن کے ساتھ آگے بڑھنے کا سبق دیتے ہیں۔

(ب) پاکستان کے حوالے سے علامہ محمد اقبال رحمتہ اللّٰہ علیہ کے تصورات

(Allama Iqbal's Vision for Pakistan)

1۔ الٰہ آباد میں خطاب (Allahabad Address)

علامہ اقبال بنیادی طور پر ایک فلسفی اور شاعر تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری سے مسلمانوں کی امنگوں اور امیدوں کو جگایا اور انھیں ماضی کی عظمت کا سبق یاد کرایا کہ کس طرح سے وہ دنیا پر اپنی الگ شناخت کو ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدّنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظّم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔''

2۔ متحدہ ہندوستان کے تصور کی نفی (Rejection of the Concept of United India)

اپنی وفات (1938ء) سے تھوڑا پہلے علامہ اقبال رحمتہ اللّٰہ علیہ نے قائداعظم رحمتہ اللّٰہ علیہ کے نام خطوط میں متحدہ ہندوستان کے امکان کو بھی رَد کر دیا۔ چودھری رحمت علی اس علیحدہ مملکت کے لیے پہلے ہی پاکستان کا نام تجویز کر چکے تھے۔ اس طرح سے علامہ اقبال رحمتہ اللّٰہ علیہ نے ہندوستان میں ایک مسلم ریاست کے لیے فلسفیانہ دلائل دیے اور چودھری رحمت علی نے ان دلائل کو لفظ ''پاکستان'' میں سمو دیا۔ تاریخ میں کسی ملک کا نام کسی نظریے سے کشید نہیں کیا گیا، پاکستان اس کی واحد مثال ہے۔

خلاصہ کلام (Conclusion)

مذکورہ بحث سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ تحریک پاکستان کے عظیم راہ نما قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ اور علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کس قسم کا پاکستان چاہتے تھے۔ دونوں رہنماؤں نے پاکستان کے مطالبے میں قرآن و سنت کے نظام کے نفاذ کو بنیاد قرار دیا۔ بطور پاکستانی قوم ہمیں اس تصور سے مکمل آگہی کی ضرورت ہے۔